Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Scholarly, Analytical, and Comparative Study of the Methodology and Style Adopted by the Authors of Ṣaḥīḥayn

صحیحین میں شیخین کے اختیار کردہ منہج واسلوب کا علمی، تحقیقی وتقابلی جائزہ

Authors Details

1. Anwar Ul Haq (Corresponding Author)
MPhil Research Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science & Information Technology, Peshawar, Pakistan.
anwarusmani88@gmail.com

2. Dr. Hafiz Sardar Ali
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science & Information Technology, Peshawar, Pakistan.
dr.sardarali@qurtuba.edu.pk

Citation
Anwar Ul Haq, Dr. Hafiz Sardar Ali " A Scholarly, Analytical, and Comparative Study of the Methodology and Style Adopted by the Authors of Ṣaḥīḥayn."Al-Marjān Research Journal, 3, no.1, Jan-Mar (2025): 45– 65.

Submission Timeline
Received: Dec 04, 2024
Revised: Dec 18, 2024
Accepted: Dec 28, 2024
Published Online: Jan 06, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

A Scholarly, Analytical, and Comparative Study of the Methodology and Style Adopted by the Authors of Ṣaḥīḥayn

صحیحین میں شیخین کے اختیار کردہ منہج واسلوب کا علمی، تحقیقی و تقابلی جائزہ

☆ انوار الحق ☆ ڈاکٹر حافظ سردار علی

Abstract

This is an important scholarly topic that presents a research-based and comparative analysis of the methodology, style, and principles of two fundamental hadith collections, Sahih Bukhari and Sahih Muslim. This study aims to shed light on the scholarly and technical inclinations of the authors, Imam Bukhari and Imam Muslim, the principles of compiling hadith, the criteria for accepting narrations, and the differences and similarities between the two books. Both books have established stringent principles for the selection of hadiths. Imam Bukhari and Imam Muslim adopted different methods for scrutinizing the chain of transmission (isnad) and the text (matn) of hadiths. Each book organizes its hadiths in a specific order.The shared principles of both authors are also analyzed in this study. For students and researchers of the science of hadith, understanding the methodology of these two works is essential to better comprehend their scholarly depth and principles. This study not only aids in understanding the methodology of Sahih Bukhari and Sahih Muslim but also provides a foundation for assessing the standards of other works in the field of hadith.

Keywords: Sahih al-Bukhari ,Sahih Muslim, methodology, analysis

تعارف موضوع

یہ ایک اہم علمی موضوع ہے جس میں دو بنیادی کتبِ حدیث، صحیح بخاری اور صحیح مسلم، کے منہج، اسلوب اور اصول و قواعد کا تحقیقی اور تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مطالعہ ان دونوں کتابوں کے مؤلفین، امام بخاری اور امام مسلم، کے علمی اور فنی رجحانات، حدیث کی تدوین کے اصول، روایت کی قبولیت کے معیار، اور ان کے درمیان اختلافات اور مشابہتوں کو واضح کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ دونوں کتابوں میں حدیث کے انتخاب کے لیے سخت اصول وضع کیے گئے ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے حدیث کی سند اور متن کی جانچ کے لیے مختلف طریقے اپنائے۔ ہر کتاب میں احادیث کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ اور دونوں مؤلفین کے مشترکہ اصولوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

امام بخاری اور ان کی کتاب "الصحیح" کا تعارف

نام ونسب

امام بخاری کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ بن بردزبہ البخاری (194ھ تا 256ھ) ہے۔[1]

☆ ایم فل ریسرچ اسکالر، شعبۂ علوم اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور، خیبر پختونخوا، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علوم اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

[1] Abū Muḥammad ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad Ibn Abī Ḥātim, *Kitāb al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* (Beirut: Dār al-Fikr, 2001), 11:191.

امام بخاریؒ کی خاندانی وعلمی زندگی

تمام مآخذ اور مراجع اس بات پر متفق ہیں کہ امام بخاریؒ ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ امام المحدثین کے والد گرامی امام اسماعیل بن ابراہیم ممتاز محدث اور صاحب اسناد تھے انہوں نے امام مالکؒ سے حدیث کا سماع کیا۔ حماد بن زید سے شرف روایت حاصل ہوا اور امام عبداللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کی نسبت حاصل کی اسی طرح ابن حبان کتاب الثقات میں لکھتے ہیں اور ابن ابی حاتم وراق البخاری نے بھی "کتاب شمائل البخاری" میں تصریح کی ہے:

"إسماعيل بن إبراهيم والد البخاري يروى عن حماد بن زيد و مالک و روٰی عنه العراقيون"[2]

"امام بخاری کو خاندانی طور پر علمی شرف حاصل تھا۔ باپ بیٹا دونوں نامور محدث تھے اور امام بخاری نے مال کے ساتھ علم بھی ورثہ میں پایا تھا۔"

علامہ قسطلانیؒ اسی خاندانی ورثہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فقد ربیٰ فی حجر العلم حتی ربیٰ وارتضع تدی الفضل فکان فطامه علی هذا اللباء"[3]

"پس آپ نے علم کی گود میں نشوونما پائی حتیٰ کہ آپ کی رضاعت اور پرورش علم وفضل میں ہوئی اور دودھ چھڑانے کا زمانہ بھی اسی طریقے پر گزرا"

تصنیف وتالیف کا آغاز

امام بخاریؒ نے خود ہی اٹھارہ سال میں شروع کرنے کی تصریح فرمائی، ان کے بیان کے مطابق وہ مسجد نبوی میں روضہ اطہر کے جوار میں بیٹھ کر چاندنی راتوں میں تاریخ لکھا کرتا تھا، حافظ ابن حجر کا بھی قول ہے کہ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں مدینہ پہنچے اور اسی سفر میں انہوں نے تاریخ کبیر کا مسودہ چاندنی راتوں میں لکھا۔[7] "التاریخ الکبیر" امام بخاری کا وہ شاہکار ہے جس کے بارے میں امام بخاری کہتے ہیں:

"قل اسم فی التاريخ إلا وله عندی قصة إلا إنی کرهت أن يطول الکتاب"[4]

"تاریخ میں ایسا کم ہی کوئی نام ہوگا جس کے بارے میں میرے پاس کوئی قصہ نہ ہو مگر کتاب کی طوالت کی وجہ سے میں نے اس کو ذکر نہیں کیا۔"

صحیح بخاری کا مکمل نام

الجامع الصحیح یا صحیح البخاری اس کتاب کا مختصر نام ہے اور امام بخاری نے خود ہی الجامع الصحیح کے نام سے اس کو موسوم کیا ہے تاہم اس کتاب کا پورا نام بقول ابن حجر:

"الجامع الصحيح المسند المختصر من حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و سننه و أيامه"[5]

---

[2] Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Ismāʿīl ibn Ibrāhīm (d. 256 AH), *Al-Tārīkh al-Kabīr*, ed. Muḥammad Azhar (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2001), 1:242.

[3] Al-Qasṭalānī, Abū al-ʿAbbās Aḥmad ibn Muḥammad ibn Abī Bakr, *Irshād al-Sārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2004), 1:67.

[4] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, *Hudā al-Sārī li-Muqaddimat Fatḥ al-Bārī* (Cairo: Al-Risālah al-ʿĀlamiyyah), 1:250.

[5] Ibid.,1:11

جب کہ ابن صلاح اور نووی سے منقول ہے: "الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و سننه و أيامه"[6]

یعنی المسند کو الصحیح پر مقدم ذکر کیا۔

"الجامع الصحیح" میں امام بخاری کا منہج واسلوب

"الجامع الصحیح" میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مناہج دو طرح کے ہیں:

۱) سند سے متعلق منہج۔ ۲) فقہ وفہم سے متعلقہ منہج۔

سند سے متعلق منہج امام بخاری رحمہ اللہ

سند سے متعلق امام بخاریؒ کا منہج واسلوب بہت وسیع ہے۔ جن کی معرفت صحیح بخاری میں عرق ریزی اور دقیق نظری کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ سند سے متعلق امام بخاریؒ کا منہج واسلوب حسب ذیل ہے:

- امام بخاریؒ متن حدیث کو ایک سند کے ساتھ مکرر نہیں لاتے بلکہ ہر باب کے تقاضے کے مطابق اس متن حدیث کو کسی دوسری سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں علامہ ابن حجرؒ کے بقول:

"امام بخاری کو جب کسی حدیث کے مخرج کی رسائی میں دشواری لاحق ہوتی ہے تو پھر وہ حدیث کی سند یا متن کو بدل کر لاتے ہیں یعنی حدیث کو اگر ایک مقام پر متصل نقل کرتے ہیں تو دوسرے مقام پر معلق (بغیر سند کے) نقل کرتے ہیں، اسی طرح اگر ایک مقام پر حدیث کو مکمل بیان کرتے ہیں تو دوسرے مقام پر اختصار سے کام لیتے ہیں لہذا شاذ ونادر ہی حدیث کو سند ومتن کے اعتبار سے مکرر نقل کرتے ہیں"۔[7]

- امام بخاری ایسے شیخ سے بہت کم روایات اخذ کرتے ہیں جن کے بارے میں بعض ائمہ نے کلام کیا ہو اور جب بھی ایسے کسی شخص سے روایت اخذ کرتے ہیں تو اپنی روایت کیلئے متابعات نقل کرتے ہیں۔[8]

- امام بخاریؒ کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ وہ بسا اوقات حدیث کو مقطوع نقل کرتے ہیں وہ اس طرح کہ حدیث ایسے متعدد جملوں پر مشتمل ہوتی ہے کہ جن میں سے ایک کا دوسرے سے کوئی تعلق وربط نہیں ہوتا۔ لہٰذا امام بخاریؒ طوالت حدیث سے بچتے ہوئے اس حدیث کے بعض اجزاء نقل کرتے ہیں اور ہر جملہ کو ایک مستقل باب میں نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات تو وہ حدیث کو مبسوط اور مکمل طور پر نقل کر دیتے ہیں۔ علامہ محمد بن طاہر مقدسیؒ نے جواب المتعنت" نامی ایک لطیف اور مفید کتاب تصنیف کر رکھی ہے جس میں انھوں نے اُن لوگوں کا علمی تعاقب کیا ہے جنھوں نے امام بخاریؒ کے متعلقیہ اعتراض کیا ہے کہ وہ بغیر کسی غرض کے حدیث کو مکرر، مختصر اور الگ الگ ٹکڑے نقل کر دیتے ہیں۔[9]

- امام بخاریؒ جب حدیث کو ایک سے زیادہ مشائخ سے نقل کرتے ہیں تو متن حدیث کی نسبت سب سے آخری شیخ کی طرف کرتے ہیں۔

---

[6]Ibid.

[7]Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Fatḥ al-Bārī*, 13:516.

[8] Al-ʿAynī, Badr al-Dīn, *ʿUmdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1994), 1:12.

[9] ʿAbd al-Ḥaqq ibn ʿAbd al-Wāḥid al-Hāshimī al-Makkī (1302–1392 AH), *ʿĀdāt al-Imām al-Bukhārī fī Ṣaḥīḥihi* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 2015), 52.

❖ امام بخاری اﷲ جب سند میں تحویل سے کام لیتے ہیں تو متن حدیث کی نسبت تحویل کے بعد والے رواۃ کی طرف کرتے ہیں۔ (یعنی تحویل کے پہلے حصے کی بجائے تحویل کے بعد والے حصے سے متن اخذ کرتے ہیں)[10]

❖ امام بخاریؒ متابعات کو کثرت سے نقل کرتے ہیں، تاہم ان کی ذکر کردہ متابعات اُن کے علاوہ دیگر مصنفین کی متابعات سے شکل وصورت کے لحاظ سے بلیغ تر ہوتی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ کی متابعات کی پہچان صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو مختلف رواۃ کے طبقات اور ان کے مشائخ سے ملاقات میں اُن کی باہمی مشارکت سے اچھی طرح آگاہ ہوتا ہے۔[11]

❖ امام بخاریؒ حدیث کو نقل کرنے میں عالی سند اختیار کرتے ہیں۔ اسانید میں سے عالی تر سند امام بخاریؒ کے نزدیک اسناد ثلاثی ہے جن کی تعداد صحیح بخاری میں بیس سے کچھ زیادہ ہے جن میں سے اکثر مکی بن ابراہیم سے بعض ضحاک بن مخلد سے اور بعض خلاد بن یحیی سے مروی ہیں۔[12]

❖ امام بخاریؒ أصح الأسانید سے متصف سند کو اختیار کرتے ہیں اس کی امثلہ حسب ذیل ہیں:

مالک عن نافع عن ابن عمر یا الزهری عن سالم عن أبیه

- النخعی عن علقمة عن ابن مسعود یا الزهری عن علی بن الحسین عن أبیه یا عبد الرحمن بن القاسم عن أبیه عن عائشة[13]

- امام بخاریؒ تحدیث (حدثنا)، واخبار (أخبرنا)، إنباء (أنبأنا) اور سماع (سمعنا) وغیرہ صیغوں میں کوئی فرق نہیں رکھتے۔ چنانچہ مذکورہ بالا صیغوں کے مابین عدم فرق کے لیے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں کتاب العلم[14] کے تحت ایک باب قائم کیا ہے۔

اس سلسلے میں امام طحاوی کا ایک کتابچہ ہے جو کئی مرتبہ طبع ہوا ہے جس کا نام یہ ہے: التسویة بین حدثنا واخبرنا

اکثر اہل حجاز اور اہل کوفہ کا اختیار کردہ موقف بھی یہی ہے البتہ بعض ائمہ کرام نے متذکرہ بالا صیغوں کے مابین فرق کو ملحوظ خاطر رکھا ہے چنانچہ امام مسلمؒ کا اپنی صحیح میں اسی طرف میلان ہے۔

❖ امام بخاریؒ مبہم و مجہول راوی کے نسب اور وطن کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔

❖ امام بخاریؒ کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرنے والے تابعین کے صحائف سے حدیث کو نقل کرتے ہیں تاہم اس مسئلہ میں محدثین کا بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

---

[10]Ibid., p. 53.

[11] Fawād Sazkīn, *Tārīkh al-Turāth al-ʿArabī bimunāsabah Iftitāḥ al-Madīnah* (Riyadh: Maktabah al-ʿIlm, 2001), 1:335.

[12]Abū ʿAmr ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān al-Lālishahrazūrī (Ibn al-Ṣalāḥ) (643 AH), *ʿUlūm al-Ḥadīth* (Cairo: Maktabah al-Islāmī, 1974), 12.

[13]Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī (194 AH), *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Bāb Qawl al-Muḥaddith: Ḥaddathanā, Aw Akhbaranā, Aw Anbaʾanā (Karachi: Qadīmī Kutub Khānah, 2003), 1:15.

[14]Ibid.

❖ امام بخاریؒ جب ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں تو اس میں مکمل حدیث ہی درج کر دیتے ہیں جیسے انھوں نے اپنے شیخ سے سماعت کی ہوتی ہے تا کہ حدیث میں مطلوبہ دلالت ممکن الحصول ہو سکے۔ حالانکہ حدیث کے باقی حصے کا ساتھ ذکر کرنا کوئی خاص مقصد نہیں رکھتا۔ اس کی مثال سیدنا عروہ بارقی کی وہ حدیث ہے جسے امام بخاریؒ نے کتاب المناقب میں نقل کیا ہے۔[15]

فقہ و فہم سے متعلق منہج امام بخاریؒ

امام بخاریؒ نے اپنی جامع میں جہاں صحیح اور مستند احادیث کی تخریج کا اہتمام کیا ہے وہاں فوائد و قواعد کے استنباط کا بھی التزام کیا ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی گہری علمی بصیرت اور وسیع فہم و فراست سے حدیث کے متون سے کثیر تعداد میں معانی و مفاہیم اوران گنت احکام و مسائل کا استخراج کیا ہے اور یہی امام بخاریؒ کا سب سے بڑا مقصد اور جلیل القدر منہج ہے۔

وہ تراجم ابواب میں احادیث کو کثرت سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اوقات تو تراجم ابواب میں صرف ایک حدیث یا ایک آیت یا کچھ بھی نقل نہیں کرتے۔ اسی طرح اور بھی کئی اچھوتے امور ہیں۔ بہر حال امام بخاریؒ نے اپنے صحیح تراجم ابواب میں نہ صرف استنباط و استدلال کے اسرار بتلائے ہیں بلکہ ان تراجم میں بہت زیادہ علمی اور پیچیدہ امور پر بھی بحث کی ہے۔ یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس نے مختلف افکار و نظریات کو نہ صرف ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے بلکہ مختلف انسانی عقول و اذہان اور قلوب و اعیان کو بھی گم گشتہ راہ کر دیا ہے اور اس بنیاد پر فقہاء کرام اور محدثین عظام کی بہت بڑی جماعت نے اس حقیقت کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ یہ کہنے پر بھی مجبور ہو گئے۔ کہ

فقه البخاري في تراجمه[16]

امام بخاریؒ کی فقہ اُن کے تراجم ابواب میں پنہاں ہے۔

نمبر1: امام بخاریؒ جب اپنی صحیح میں کوئی کتاب قائم کرتے ہیں تو اس کی ابتداء ایسی آیت سے کرتے ہیں جو اس کتاب سے کسی نہ کسی لحاظ سے مناسبت رکھتی ہو۔ جیسا کہ حسب ذیل مثال سے وضاحت ہو رہی ہے۔

کتاب البیوع، وقولہ:﴿أَحَلَّ اللهُ الْبَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوا﴾[17]

وقوله ﴿ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ﴾[18]

نمبر2: امام بخاریؒ جب ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں تو اس میں سب سے پہلے قرآن کی کوئی آیت درج کرتے ہیں پھر کوئی مرفوع متصل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد کسی صحابی کا اثر یا تابعی کا فتویٰ درج کرتے ہیں۔ ایک مجتہد کے لیے یہ امر لازمی و ضروری ہوتا ہے، اس لیے امام بخاریؒ نے اس اسلوب کا بہت زیادہ التزام کیا ہے، تاہم انھوں نے استدلال و استنباط کے طریقے کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ اسے اپنے مابعد اہل علم و فضل کے تفکر و تدبر کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

نمبر3: امام بخاریؒ جب تبویب (باب بندی) کا اہتمام کرتے ہیں تو اس میں کوئی آیت درج کرنے کے بعد معلق حدیث یا اثر کو نقل کرتے ہیں۔

---

[15] Ibid., Kitāb al-Manāqib, Bāb Suʾāl al-Mushrikīn an Yuriyahum al-Nabī 3:543 ,ﷺ, Ḥadīth No. 3642.

[16] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Fatḥ al-Bārī*, 13:517.

[17] Al-Baqarah, 2:275.

[18] Al-Baqarah, 2:282.

امام بخاریؒ نے اپنے اس اسلوب کا بھی بہت زیادہ اہتمام کیا ہے وہ جب باب میں معلق حدیث نقل کرتے ہیں تو اُن کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ یا تو انہیں ایسی حدیث ملی ہی نہیں جو اُن کی شرائط کے مطابق مسند ہو یا پھر انھوں نے اسی معلق حدیث کو صحیح بخاری کے کسی دوسرے مقام پر مسند نقل کیا ہوتا ہے تاکہ طلبہ کی مشق ہوسکے یا پھر طالب علم کو حدیث کی تتبع و تحقیق کی طرف راہنمائی کرنا مقصود ہوتا ہے۔

نمبر4: امام بخاریؒ جب ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں تو اس میں صرف مسند حدیث درج کرتے ہیں۔ صحیح بخاری میں یہ اسلوب بہت زیادہ مستعمل ہے اور محدثین میں سے اکثر مصنفین کا یہی طریقہ ہے۔

نمبر5: امام بخاریؒ ترجمۃ الباب کے بغیر ہی باب قائم کر دیتے ہیں۔ شارحین نے اس بارے میں بہت سارے احتمالات ظاہر کیے ہیں اور اُن کی آرائمیں بہترین اور احسن رائے یہ ہے کہ یہ باب سابقہ باب کی ہی ایک فصل کی مانند ہوتا ہے اور کبھی یہ کسی اعتراض کو دور کرنے کے لیے ہوتا ہے یا پھر سابقہ ابواب میں ذکر کردہ کسی حدیث کی طرف توجہ مبذول کے لیے ہوتاہ اور کبھی یہ طالب علم کی رہنمائی کے لیے ہوتا ہے کہ وہ احکام کا استخراج کرسکے مگر اس شرط کے ساتھ کہ یہ سابقہ ابواب سے کوئی مناسبت سے رکھتا ہو۔

نمبر6: امام بخاریؒ کبھی ایسا باب بھی قائم کرتے ہیں جس کے الفاظ محدث کے اس قول"بہذا الإسناد" کے قائم مقام واقع ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ میں ایک سند کے ساتھ دو احادیث مروی ہوتی ہیں۔

نمبر7 امام بخاریؒ ایسا باب بھی قائم کرتے ہیں جس کے الفاظ مصنف کے الفاظ تنبیہ "یا"فائدۃ(نکتہ) یا قف"(ٹھہریے) کے قائم مقام ہوتے ہیں اور مصنف کے یہ الفاظ بہت اہم فائدے پر دلالت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کا یہ اسلوب وہاں نظر آتا ہے جہاں ایک باب کے تحت بہت ساری احادیث کو جمع کر دیا جاتا ہے اور اُن میں سے ہر حدیث ترجمۃ الباب پر دلالت کرتی ہے۔ پھر امام صاحب کو ایک ایسی حدیث کا علم ہوتا ہے جس میں ایک دوسرا فائدہ موجود ہوتا ہے یہ حدیث اس حدیث کے علاوہ ہوتی ہے جس پر ترجمۃ الباب کو قائم کیا گیا ہوتا ہے تو امام صاحب زائد فائدے والی حدیث پر "باب" کی علامت کے ساتھ نشاندہی کر دیتے ہیں حالانکہ اُن کی غرض وغایت یہ نہیں ہوتی کہ سابقہ باب ختم ہو گیا ہے اور نیا باب شروع ہو گیا ہے۔

مثال: کتاب بدء الخلق"میں ہے: باب قولہ اللہ تعالیٰ: ﴿ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ﴾ [19]

پھر امام بخاریؒ فرماتے ہیں باب خیر مال المسلم غنم پھر اس سے متعلقہ حدیث نقل کرتے ہیں اس کے بعد"الفخر والخيلاء في أهل الخيل" والی حدیث درج کرتے ہیں پھر ایسی اشیاء کا ذکر کرتے ہیں جن میں غنم(بکریوں) کا تذکرہ نہیں ہوتا۔ گویا امام صاحب اس حدیث کو نقل کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں غنم کی منقبت کے علاوہ بھی دوسرا فائدہ موجود ہے۔

نمبر8: امام بخاریؒ ترجمہ الباب کو تب مکرر نقل کرتے ہیں جب کسی کلمے کی تفسیر میں اختلاف ہوتا ہے۔ جیسا کہ "باب لا هامة" ہے۔ امام بخاری اللہ نے اس باب کو کتاب الطب"میں دو جگہ نقل کیا ہے، وہ اس لیے کہ لفظ"ہامۃ" کی تفسیر میں اختلاف موجود ہے۔[20]

---

[19]Al-Baqarah, 2:164.

[20]Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Fatḥ al-Bārī*, 10:241.

نمبر9: امام بخاریؒ باب میں درج مختلف روایات میں سے کسی ایک روایت کے لفظ کے ساتھ باب بندی کرتے ہیں، پھر حدیث کو بالفاظ دیگر نقل کرتے ہیں، وہ اس لیے کہ امام بخاری نشہ طالب علم کو یہ ترغیب دینا چاہتے ہیں کہ وہ باب میں مذکور روایات کی تحقیق و تفتیش کے ساتھ ساتھ اس لفظ کا استخراج بھی کرلے جس کے ساتھ باب قائم کیا گیا ہے۔

نمبر10: امام بخاریؒ کسی حکم کے استدلال کے لیے دلیل کو حکم پر معطوف کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ انھوں نے حسب ذیل دو ابواب قائم کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے: باب فضل الوضوء والغر المحجلين باب رزق الحكام والعاملين عليها

نمبر11: امام بخاریؒ کبھی کبھی باب میں مذکور احادیث پر اعتماد کرتے ہوئے ترجمۃ الباب میں کچھ بھی نقل نہیں کرتے جیسا کہ "کتاب الاعتصام میں صرف باب قائم ہے۔

نمبر12: امام بخاریؒ ایسی حدیث کے لفظ کے ساتھ بھی ترجمۃ الباب نقل کر دیتے ہیں جو حدیث اُن کی شرائط پر پورا نہیں اترتی یا ایسے لفظ کے ساتھ بھی ترجمۃ الباب قائم کر دیتے ہیں جو مذکورہ حدیث کے معنی میں ہوتا ہے لیکن پھر امام بخاریؒ ہر دو صورت میں اس باب میں بطور شاہد ایسی حدیث نقل کر دیتے ہیں جو ظاہری یا باطنی طور پر اُس مذکورہ حدیث کی غرض وغایت اور معنی و مفہوم کو پورا کر دیتی ہے جو امام صاحب کی شرط پر پورا نہیں اترتی۔ مثال "باب الأمراء من قريش" یہ ایسی حدیث کے الفاظ ہیں جو امام صاحب کی شرط پر پورا نہیں اترتی۔ لیکن امام صاحب اس باب میں حدیث "لا يزال وال من قريش نقل کرتے ہیں جو مذکورہ حدیث کے معنی و مفہوم و مفہوم کو پورا کر دیتی ہے۔[21]

نمبر13: امام بخاریؒ جب کسی چیز میں توقف سے کام لیتے ہیں تو اس پر مبہم سا ترجمۃ الباب قائم کر دیتے ہیں گویا وہ اجتہاد کی راہ پر گامزن ہونے کی ترغیب دیتے ہیں جیسا کہ وہ باب قائم کرتے ہیں:"باب يفعل كذا[22]

نمبر14: امام بخاریؒ اتفاقی اور اختلافی دونوں قسم کے دلائل اپنی صحیح میں نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ اختلافی مقامات پر بغیر کسی قوی دلیل کے ترجمۃ الباب میں حتمی حکم نہیں لگاتے۔ امام بخاریؒ اختلاف کے مقام پر کسی صحابی یا تابعی سے جو بھی نقل کرتے ہیں وہ اُن کا ذاتی اختیار ہوتا ہے۔[23]

نمبر15: امام بخاریؒ بعض واقعات سے مختص معاملہ کے ساتھ بھی ترجمۃ الباب قائم کر دیتے ہیں، بادی النظر میں وہ معاملہ پیش نہیں آیا ہوتا۔ امام بخاریؒ یہ اسلوب اس وقت اختیار کرتے ہیں جب کوئی معاملہ دو جہات پر مشتمل ہو؛ ایک جہت تو اس کے ترک کا جبکہ دوسری جہت اس کے عدم ترک کا تقاضا کرتی ہو۔[24]

نمبر16: امام بخاریؒ کتاب و سنت سے ایسے آداب کا بہت زیادہ استخراج کرتے جو عقل کے لیے قابل فہم ہوں، اسی طرح ایسی عادات و خصائل کا بھی کثرت سے ذکر کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے عہد میں مروج تھیں۔ مذکورہ عادات و آداب کا حسن ادراک صرف اسی شخص کو ملتا ہے جس نے کتب آداب کو کھنگالا ہو اور ہر قوم کے آداب پر غور و فکر کیا ہو اور سنت سے ان کی دلیل تلاش کی ہو۔[25]

---

[21] al-Makkī, ʿAbd al-Ḥaqq ibn ʿAbd al-Wāḥid al-Hāshimī, *ʿĀdāt al-Imām al-Bukhārī fī Ṣaḥīḥihi*, 55.

[22] al-Makkī, *ʿĀdāt al-Imām al-Bukhārī fī Ṣaḥīḥihi*, 55.

[23] al-Makkī, *ʿĀdāt al-Imām al-Bukhārī fī Ṣaḥīḥihi*, 55.

[24] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Fatḥ al-Bārī*, 13:513.

[25] ʿAbd al-Ḥaqq ibn ʿAbd al-Wāḥid al-Hāshimī al-Makkī, *ʿĀdāt al-Imām al-Bukhārī fī*

نمبر17: امام بخاریؒ جب اُن کے ہاں دلائل میں باہمی تعارض آجائے تو اُن کے پاس دلائل کے مابین تطبیق کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے جس کے ساتھ وہ مذکورہ دلائل میں سے ہر ایک دلیل کو اس کے محمول کرنے کی صحیح جگہ پر محمول کر دیتے ہیں، چنانچہ امام بخاریؒ تطبیق کے صحیح پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کے معمول کیے جانے کے صحیح مقام کے ساتھ ترجمۃ الباب قائم کر دیتے ہیں۔

مثال"باب خوف المؤمن أن يحبط عمله وما يحذر من الإصرار على التقاتل والعصيان [26]

نمبر18: جب امام بخاریؒ کے نزدیک دو مختلف احادیث کے مابین تعارض پیدا ہوتا ہے تو وہ دو ابواب قائم کر کے اُس تعارض کو رفع کر دیتے ہیں۔

مثال"باب لا نكاح إلا بولى ''اور"باب لا نكاح إلا برضاها ''دونوں ابواب ہیں جب'' لا نكاح إلا بولى'' اور'' الأيم احق بنفسها'' دونوں احادیث کے مابین تعارض پیدا ہوا تو امام بخاریؒ نے دو ابواب قائم کر کے اس تعارض کو دور کر دیا ہے اور یہ اشارہ کیا ہے کہ عورت کے لیے بغیر ولی کی اجازت کے نکاح جائز نہیں، اسی طرح ولی کے لیے عورت کا نکاح اس کی رضامندی طلب کیے بغیر جائز نہیں ہے۔

دراصل حدیث" الأيم احق بنفسها"[27] کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ ولی کے لیے یہ واجب ہے وہ عورت سے اس کی رضامندی طلب کرے، اگر وہ راضی ہو تو نکاح کروادے، بصورت دیگر نہ کروائے۔

نمبر19: امام بخاریؒ عموم الفاظ کے ساتھ کسی معاملے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں۔

> مثال" باب بيع المدبر[28] "امام بخاری نے اس باب میں دو احادیث درج کرتے ہیں ایک حضرت زید بن خالدؓ سے اور دوسری حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے دونوں صحابیوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا جب آپ ﷺ سے ایسی لونڈی کے معاملے میں دریافت کیا گیا جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے اور پاکیزگی اختیار نہیں کرتی تو امام صاحب حدیث کے یہ الفاظ درج کرتے ہیں: " ثم إن زنت فليجلدها الحد ثم بيعوها بعد الثالثة والرابعة "[29] پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد قائم کرے، بعد ازاں اگر وہ تیسری اور چوتھی بار بھی یہی حرکت کرے تو اسے فروخت کر ڈالو۔"یہاں امام بخاریؒ نے "امہ" کے عموم لفظ سے مدبر غلام کی خرید و فروخت کے جواز پر استدلال کیا ہے کیونکہ یہ لفظ مدبر و لونڈی اور دیگر لونڈیوں سب کو محیط ہے۔

صحیح مسلم کا تعارف اور اس کا منہج واسلوب

صحیح مسلم کا مکمل نام"الجامع الصحيح المسند من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم"ہے، جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

"وہ جامع اور صحیح کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر مشتمل ہے"[30]

Ṣaḥīḥihi, 57.

[26]Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, 1:234.

[27]Ibid., Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Man Qāla Lā Nikāḥ Illā bi-Walī, 1:345, Ḥadīth No. 5127.

[28]Ibid., Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Mudabbar, 1:39.

[29]Ibid., 1:14, Ḥadīth No. 2234.

[30]Abū Zakariyyā Muḥyī al-Dīn ibn Sharaf al-Nawawī, *Al-Minhāj fī Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj* (Cairo: Maktabah al-ʿIlm, 2012), 1:14.

محدثین کے اقوال

امام نووی نے "شرح مسلم" میں صحیح مسلم کے بارے میں فرمایا جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

" صحیح مسلم، صحیح بخاری کے بعد سب سے مستند کتاب ہے جس میں وہ تمام احادیث شامل ہیں جو امام مسلم نے انتہائی محتاط طریقے سے جمع کی ہیں۔"[31]

امام مسلم کا منہج کئی علمی اصولوں پر مبنی ہے، جن کی تفصیل ذیل میں بیان کی گئی ہے:

- **صحیح احادیث کا انتخاب:** امام مسلم نے صرف صحیح احادیث کو جمع کرنے کا التزام کیا۔ یعنی امام مسلم نے صرف ان احادیث کو قبول کیا جن کی سند متصل ہو، یعنی ہر راوی نے اپنے استاد سے براہِ راست روایت حاصل کی ہو۔ کسی بھی غیر متصل حدیث یا منقطع روایت کو صحیح مسلم میں شامل نہیں کیا۔ عادل اور کامل الضبط راویوں کی روایت ذکر کی ہیں اس طرح وہ روایت شذوذ اور علت سے پاک ہو۔[32]
- **احادیث کی ترتیب اور تنظیم:** امام مسلم نے اپنی کتاب کو منظم اور مرتب انداز میں تقسیم کیا، تاکہ قارئین کے لیے احادیث کو سمجھنا آسان ہو۔
- **کتب اور ابواب کی تقسیم:** صحیح مسلم کو مختلف کتب (موضوعات) میں تقسیم کیا گیا، جیسے: کتاب الایمان (ایمان کے مسائل) کتاب الصلاۃ (نماز کے احکام) کتاب الزکاۃ (زکاۃ کے مسائل) کتاب الحج (حج کے احکام) کتاب النکاح (شادی کے مسائل) کتاب الحدود (سزاؤں کے مسائل) کتاب الجنائز (جنازوں کے احکام) ہر کتاب کو مزید ابواب میں تقسیم کیا، جن میں متعلقہ احادیث جمع کی گئیں۔
- **ابواب کے عناوین:** امام مسلم نے اصل کتاب میں ابواب کے عنوان نہیں دیے۔ بعد کے شارحین، محققین نے ابواب کے عنوانات کا اضافہ کیا، جیسے امام نووی نے اپنی شرح "المنہاج" میں کیے۔
- **ایک حدیث کی مختلف روایتوں کو جمع کرنا:** امام مسلم کی ایک خاصیت یہ تھی کہ وہ ایک حدیث کی تمام روایتوں کو ایک جگہ جمع کرتے تھے، تاکہ متن اور سند کے فرق کو واضح کیا جاسکے۔
- **ترتیب کا اصول:** سب سے پہلے مضبوط اور مستند روایت کو ذکر کرتے۔ پھر اسی حدیث کی دیگر روایات کو پیش کرتے اور ان کے الفاظ یا اضافات میں فرق کو واضح کرتے۔ اس سے حدیث کے تمام پہلو قارئین کے سامنے آجاتے۔
- **روایتوں کے فرق کا ذکر:** امام مسلم نے متن یا سند میں موجود معمولی فرق کو بھی ذکر کیا، تاکہ قارئین ہر زاویے سے حدیث کو سمجھ سکیں۔ اس ترتیب نے صحیح مسلم کو ایک جامع کتاب بنادیا۔
- **اعلیٰ اسناد کو ترجیح دینا:** امام مسلم نے ان اسناد کو ترجیح دی جن میں واسطے کم ہوں اور سند نبی ﷺ کے قریب ہو۔ "علو السند" (کم واسطوں والی سند) کو قبول کرنے میں امام مسلم کا اصول نہایت سخت تھا۔

[31] Ibid., 1:52.

[32] Muḥammad Ismāʿīl Nūrānī, *Ḥaqāʾiq Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim wa Fahāris* (Lahore: Farīd Book Stall, 2015), 45.

- **راویوں کی تنقید اور جانچ:** امام مسلم نے راویوں کے انتخاب میں بے حد احتیاط برتی:
- **ثقہ راویوں کی جانچ:** امام مسلم نے صرف ان راویوں کی احادیث قبول کیں جو ثقہ ہوں۔ راویوں کی عدالت اور ضبط کے بارے میں محدثین کی رائے کو پیش نظر رکھا۔
- **ضعیف راویوں کی احادیث سے اجتناب:** ضعیف راویوں کی احادیث کو کتاب سے بالکل خارج کر دیا گیا۔ امام مسلم نے ضعیف احادیث کے ذریعے کسی مسئلے کو ثابت نہیں کیا۔
- **مکرر احادیث کا اہتمام:** امام مسلم نے مکرر احادیث کو کم سے کم رکھا۔ اگر کسی حدیث کو مختلف اسناد کے ساتھ ذکر کیا، تو وہ تمام اسناد اور روایتوں کو ایک ہی جگہ بیان کرتے۔ اس ترتیب سے کتاب میں تکرار نہیں بلکہ جامعیت پیدا ہوئی۔
- **معلق اور موقوف احادیث سے اجتناب:** صحیح مسلم میں صرف مرفوع احادیث شامل کی گئیں (وہ احادیث جو نبی ﷺ تک پہنچتی ہیں)۔ معلق احادیث (جن کی سند کا کچھ حصہ غائب ہو) اور موقوف احادیث (جو صرف صحابہ کے قول تک محدود ہوں) کو کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔
- **مقدمہ صحیح مسلم:** امام مسلم نے اپنی کتاب کے آغاز میں ایک طویل مقدمہ تحریر کیا ہے، جو حدیث کے اصول اور اسناد کی جانچ پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے ضعیف اور من گھڑت احادیث کے خطرات، راویوں کی اقسام، اور حدیث کی قبولیت کے اصول تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ یہ مقدمہ اصولِ حدیث کے مطالعے کے لیے ایک اہم ماخذ ہے۔ صحیح مسلم کا یہ منہج امام مسلم کی علمی بصیرت، دقتِ نظر، اور حدیث کے فن میں مہارت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کتاب امت مسلمہ کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جو ہمیشہ رہنمائی فراہم کرتی رہے گی۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا تقابلی جائزہ

امام بخاری اور امام مسلم علمِ حدیث کے دو عظیم امام ہیں جنہوں نے احادیث کی جمع و ترتیب اور ان کے صحیح ہونے کی جانچ کے لیے اعلیٰ اصول وضع کیے۔ دونوں نے اپنی کتابوں، "صحیح بخاری" اور "صحیح مسلم" میں اعلیٰ معیار کی احادیث جمع کیں، مگر ان کے مناہج میں چند اہم فرق بھی موجود ہیں۔ ذیل میں ان کے مناہج کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

جائزہ نمبر (1): بحیثیتِ شرائط صحیحین

.1 اتصالِ سند (سند کا متصل ہونا)

امام بخاری نے اس بات پر زور دیا کہ ہر راوی کی اپنے استاد سے ملاقات ثابت ہو، یعنی راوی کو اس کے استاد سے براہ راست حدیث سننے کا ثبوت فراہم کرنا ضروری ہے۔ جب کہ امام مسلم نے سند کا متصل ہونا ضروری سمجھا، لیکن ان کی شرط یہ تھی کہ راوی کے "سماع" (سننے) کا ثبوت کافی تھا، ملاقات کا ثبوت ضروری نہیں تھا۔

فرق:

- امام بخاری نے سند کے متصل ہونے کے ساتھ ساتھ ملاقات کے ثبوت کو بھی شرط قرار دیا، جبکہ امام مسلم نے صرف سماع کو کافی سمجھا، ملاقات کی شرط نہیں رکھی۔

.2 راویوں کا ثقہ اور عادل ہونا

امام بخاری نے صرف ان راویوں کی حدیث قبول کی جو ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اور عادل (یعنی نیک اور دیانت دار) ہوں۔ ان کی دیانتداری اور کردار پر سخت نگاہ رکھی۔ جب کہ امام مسلم نے بھی ثقہ اور عادل راویوں کو اہمیت دی، لیکن ان کی شرط میں وہ زیادہ نرمی دکھاتے ہیں کیونکہ امام مسلم نے کسی راوی کی صرف مضبوط یادداشت اور نقل حدیث کی مہارت کو اہمیت دی۔

مناسبت:

- دونوں کی شرط ایک ہی ہے کہ راوی ثقہ اور عادل ہو، تاہم امام مسلم نے اس میں کچھ لچک رکھی اور ان کی توجہ زیادہ تر راوی کی یادداشت پر تھی۔

.3عدم وجودِ شذوذ (شاذ حدیث کا نہ ہونا)

امام بخاری نے یہ شرط رکھی کہ حدیث شاذ نہ ہو، یعنی ایسی حدیث جو ثقہ راویوں کی روایت سے مختلف ہو۔ جب کہ امام مسلم نے بھی اسی اصول کو اپنایا کہ حدیث میں شذوذ نہیں ہونا چاہیے۔ شذوذ کا مطلب یہ ہے کہ راوی کی نقل کردہ حدیث کسی دیگر ثقہ راویوں سے مختلف نہ ہو۔

مناسبت:

- دونوں اماموں کی شرط ایک ہی ہے کہ حدیث میں شذوذ نہ ہو، یعنی وہ حدیث جو زیادہ تر ثقہ راویوں کی روایت سے مختلف ہو۔

.4عدم وجودِ علتِ خفیہ

امام بخاری نے یہ شرط رکھی کہ حدیث میں کوئی ایسی پوشیدہ خامی نہ ہو جو بظاہر چھپی ہو اور حدیث کی صحت کو متاثر کرتی ہو۔ جب کہ امام مسلم نے بھی اس شرط کو اپنایا کہ حدیث میں کوئی علتِ خفیہ نہ ہو۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ حدیث کی صحت کی جانچ میں کوئی پوشیدہ نقص نہ ہو۔

مناسبت:

- دونوں اماموں نے علتِ خفیہ کی موجودگی کو حدیث کی صحت کے لیے مضر قرار دیا اور اسے مسترد کیا۔

.5 صحیح روایت کا انتخاب

امام بخاری نے صرف وہ احادیث قبول کیں جو ان کی سخت شرائط کے مطابق صحیح ثابت ہوئیں اور تمام ضعیف یا منقطع احادیث کو خارج کر دیا۔ جب کہ امام مسلم نے بھی صرف صحیح اور معتبر احادیث کو منتخب کیا، تاہم ان کی شرائط میں زیادہ نرمی تھی اور وہ بعض ضعیف روایات کو بھی قبول کرتے تھے جو امام بخاری کے معیار پر پورا نہیں اترتیں۔

فرق:

- امام بخاری کا معیار زیادہ سخت تھا، جس کے باعث انہوں نے زیادہ احادیث کو مسترد کیا۔

.6تعددِ طرق کا اطمینان

امام بخاری نے حدیث کو مختلف سندوں سے روایت کرنے کو ترجیح دی تاکہ اس کی صحت کو مزید تقویت دی جا سکے۔ جب کہ امام مسلم نے بھی اسی اصول کو اپنایا اور متعدد طریقوں سے روایت کی اہمیت کو تسلیم کیا۔

مناسبت:

- دونوں محدثین نے حدیث کی صحت کی تصدیق کے لیے تعددِ طرق کو ضروری سمجھا۔

.7 راویوں کا اپنے وقت میں مشہور ہونا

امام بخاری نے یہ شرط رکھی کہ ہر راوی اپنے وقت میں مشہور اور معروف ہو۔ جب کہ امام مسلم نے بھی اس بات کو اہمیت دی کہ راوی کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں، لیکن ان کی شرط میں تھوڑی لچک تھی اور انہوں نے بعض اوقات غیر معروف راویوں کی احادیث بھی قبول کیں۔

فرق:

- امام بخاری نے زیادہ سختی سے اس شرط کو اپنایا اور صرف معروف راویوں کی احادیث کو اہمیت دی، جبکہ امام مسلم نے کبھی کبھار غیر معروف راویوں کی حدیث بھی قبول کی۔

نتیجہ:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی شرائط میں بنیادی طور پر مشابہت ہے، لیکن امام بخاری کی شرائط زیادہ سخت اور دقیق ہیں۔ امام مسلم کی کتاب بھی معتبر ہے، لیکن انہوں نے بعض اوقات مزید لچک دی جس کی وجہ سے بعض غیر معروف راویوں کی احادیث بھی قبول کیں۔[33]

جائزہ نمبر (2): بحیثیتِ خصوصیات بخاری و مسلم

صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں ہی حدیث کی معتبر کتابیں ہیں، لیکن ان دونوں کی خصوصیات میں کچھ فرق اور کچھ مناسبتیں پائی جاتی ہیں۔ یہاں ان دونوں کتابوں کی خصوصیات کو فرق اور مناسبت کے لحاظ سے عنوانات کی صورت میں بیان کیا جارہا ہے:

.1 **صحت کا معیار:**

- **صحیح بخاری:** صحیح بخاری میں موجود تمام احادیث امام بخاری کے سخت اصولوں کے مطابق ہیں۔ امام بخاری نے صرف وہ احادیث شامل کی ہیں جن کی سند متصل اور راویوں کی ثقاہت ثابت ہو۔
- **صحیح مسلم:** صحیح مسلم کی تمام احادیث بھی امام مسلم کے سخت اصولوں کے مطابق ہیں۔ امام مسلم نے احادیث کی صحت پر باریک بینی سے تحقیق کی اور کوئی بھی کمزور حدیث شامل نہیں کی۔
- **مناسبت:** دونوں کتابیں صحت کے اعتبار سے یکساں معتبر ہیں، لیکن امام بخاری نے سند کی مزید سخت چھان بین کی، جبکہ امام مسلم نے سند اور متن کی جامعیت پر توجہ دی۔

.2 **ترتیب اور نظم:**

- **صحیح بخاری:** صحیح بخاری کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے۔ ہر باب کے تحت ایک عنوان (ترجمۃ الباب) دیا گیا ہے، جس سے فقہی مسائل کی وضاحت کی جاتی ہے۔
- **صحیح مسلم:** صحیح مسلم کو موضوعاتی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ کتاب پڑھنے میں سادہ اور سہل ہے۔
- **مناسبت:** دونوں کتابیں اپنے موضوعات کو منظم طریقے سے پیش کرتی ہیں، لیکن صحیح بخاری میں فقہی ترتیب زیادہ اہمیت رکھتی ہے، جبکہ صحیح مسلم کی ترتیب موضوعاتی ہے۔

[33] Salīm Allāh Khān, *Kashf al-Bārī fī Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Karachi: Maktabah Farūqiyyah, 2018), 1:201.

3. **تکرار اور احادیث کی تعداد:**

- **صحیح بخاری:** امام بخاری نے بعض احادیث کو مختلف ابواب میں دہرایا، لیکن ہر دفعہ نئے پہلو یا استنباط کے لیے۔
- **صحیح مسلم:** صحیح مسلم میں احادیث کو کم دہرایا گیا ہے، اور ہر حدیث کو مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے۔
- **مناسبت:** دونوں کتابوں میں تکرار کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، مگر بخاری میں تکرار کا مقصد نئے پہلو کو اجاگر کرنا ہوتا ہے، جبکہ مسلم میں تکرار کی کمی ہے۔

4. **راویوں کی چھان بین:**

- **صحیح بخاری:** امام بخاری نے راویوں کی سخت چھان بین کی اور صرف ثقہ، عادل، اور مضبوط حافظہ والے راویوں کو شامل کیا۔
- **صحیح مسلم:** امام مسلم نے بھی راویوں کی ثقاہت پر توجہ دی اور صرف وہ راوی منتخب کیے جن کی عدالت اور حفظ پر محدثین کا اتفاق تھا۔
- **مناسبت:** دونوں کتابوں میں راویوں کی چھان بین میں یکسانیت پائی جاتی ہے، دونوں نے ثقہ اور عادل راویوں کو ترجیح دی ہے۔

5. **شاذ اور معلول احادیث کا اخراج:**

- **صحیح بخاری:** امام بخاری نے شاذ اور معلول احادیث کو اپنی کتاب میں شامل نہیں کیا۔
- **صحیح مسلم:** امام مسلم نے بھی شاذ احادیث کو خارج کیا اور وہ احادیث شامل کیں جو صحت کے معیار پر پورا اُترتی تھیں۔
- **مناسبت:** دونوں کتابیں شاذ اور معلول احادیث کو خارج کرنے میں یکساں طریقہ کار اختیار کرتی ہیں۔

6. **موضوعات کا تنوع:**

- **صحیح بخاری:** صحیح بخاری میں عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور دیگر موضوعات پر احادیث کا جامع ذخیرہ ہے۔
- **صحیح مسلم:** صحیح مسلم بھی دین کے مختلف اہم موضوعات پر احادیث شامل کرتا ہے۔
- **مناسبت:** دونوں کتابیں دین کے تمام اہم پہلوؤں پر احادیث کو شامل کرتی ہیں اور ان میں موضوعات کا تنوع پائے جاتا ہے۔

7. **محدثین کا اعتماد:**

- **صحیح بخاری:** محدثین کا کہنا ہے کہ صحیح بخاری کی تمام احادیث قابل قبول اور حجت ہیں۔
- **صحیح مسلم:** محدثین نے صحیح مسلم کو بھی صحیح بخاری کے بعد سب سے معتبر کتاب قرار دیا ہے۔
- **مناسبت:** دونوں کتابوں کو محدثین کی طرف سے بے حد اعتماد حاصل ہے اور دونوں کتابیں اسلامی علوم میں اہم مقام رکھتی ہیں۔

8. **استدلال اور فقہی استنباط:**

- **صحیح بخاری:** امام بخاری نے ہر حدیث کے تحت فقہی استنباط کرنے کی کوشش کی اور اس کے ذریعے فقہی مسائل کی وضاحت کی۔
- **صحیح مسلم:** امام مسلم نے بھی فقہی مسائل کی وضاحت کی، اگرچہ کتاب کی ترتیب فقہی نہیں تھی، لیکن ہر حدیث میں عملی اور فقہی پہلو بیان کیے گئے ہیں۔
- **مناسبت:** دونوں کتابیں فقہی استنباط میں مددگار ہیں، لیکن صحیح بخاری میں یہ پہلو زیادہ واضح اور مرتب ہے۔

9. **لغوی اور ادبی خوبی:**

- **صحیح بخاری:** امام بخاری نے کتاب کی زبان کو سادہ اور مؤثر رکھا۔

- **صحیح مسلم:** امام مسلم نے بھی کتاب کی زبان کو واضح اور سلیس رکھا۔
- **مناسبت:** دونوں کتابوں کی زبان سادہ، مؤثر، اور علمی ہے، جو کہ قارئین کو آسانی سے ہدایت دیتی ہے۔

10. **امام کی محنت اور اخلاص:**

- **صحیح بخاری:** امام بخاری نے ہر حدیث کو کتاب میں شامل کرنے سے پہلے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔
- **صحیح مسلم:** امام مسلم نے بھی اپنی کتاب میں احادیث کی صحت پر انتہائی محنت کی۔
- **مناسبت:** دونوں اماموں کی محنت اور اخلاص واضح ہیں، جو کہ ان کی کتابوں کی کامیابی کی بنیاد ہے۔

نتیجہ:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کتابیں حدیث کی عظیم ترین مجموعے ہیں اور ان کی خصوصیات میں بہت سی مماثلتیں ہیں، لیکن ہر ایک کی ترتیب، تکرار، اور استدلال کے حوالے سے کچھ فرق بھی ہے۔ دونوں کتابوں کا مقام بلند ہے اور دونوں اسلامی فقہ، علوم، اور عمل کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔[34]

جائزہ نمبر (3): بحیثیتِ تراجم الابواب

صحیح بخاری میں تراجم الابواب

صحیح بخاری کی ایک نمایاں خصوصیت اس کے تراجم الابواب (ابواب کے عناوین) ہیں۔ یہ عناوین امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہی بصیرت، علمی گہرائی اور استنباطی قوت کو ظاہر کرتے ہیں۔ تراجم الابواب نہ صرف احادیث کی وضاحت کرتے ہیں بلکہ ان سے متعلق مسائل پر امام بخاری کے نقطہ نظر کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔

تراجم الابواب کی تعریف

تراجم الابواب سے مراد وہ عناوین ہیں جو امام بخاری نے اپنی کتاب کے ہر باب کے آغاز میں دیے ہیں۔ یہ عناوین احادیث کے مضامین، ان کے فقہی پہلو، اور استنباطی نکات کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

تراجم الابواب کی اہمیت

1. فقہی مسائل کا استنباط

امام بخاری نے تراجم الابواب کے ذریعے احادیث سے فقہی مسائل کا استنباط کیا۔ ہر عنوان میں امام بخاری نے قرآن، سنت، اور اجماع سے ماخوذ مسائل کو واضح کیا ہے۔

2. علمی بصیرت کا اظہار

تراجم الابواب میں امام بخاری کی گہری علمی بصیرت اور دقتِ نظر جھلکتی ہے۔ انہوں نے مختصر عنوانات کے ذریعے گہرے مفاہیم اور استنباطی نکات بیان کیے۔

---

[34]Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Hudā al-Sārī li-Muqaddimat Fatḥ al-Bārī*, 1:11.

3. اختلافی مسائل کی وضاحت

امام بخاری نے تراجم الابواب میں اختلافی مسائل کا ذکر کیا اور اپنے موقف کو مضبوط دلائل کے ذریعے پیش کیا۔

4. موضوعاتی ربط

تراجم الابواب نے احادیث کے مضامین کو موضوعاتی ترتیب دی، جس سے قاری کو حدیث کے مقصد کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

تراجم الابواب کی خصوصیات

1. اختصار اور جامعیت

امام بخاری نے عناوین کو مختصر مگر جامع رکھا۔ ہر عنوان ایک حدیث یا مسئلے کی پوری وضاحت کرتا ہے۔

2. قرآن و سنت کا حوالہ

امام بخاری نے اکثر تراجم الابواب میں قرآن کی آیات یا دیگر احادیث کا حوالہ دیا تاکہ اصل مسئلے کی وضاحت ہو سکے۔

3. مختلف اسلوب

بعض اوقات عنوان صراحتاً مسئلے کو بیان کرتا ہے۔ بعض عناوین سوالیہ یا تعجبیہ اسلوب میں ہوتے ہیں تاکہ قاری کی توجہ مبذول ہو۔
کچھ عناوین خفیہ نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جنہیں سمجھنے کے لیے گہرے مطالعے کی ضرورت ہوتی ہے۔

4. اختلافی آراء کا اشارہ

امام بخاری نے تراجم الابواب میں مختلف فقہی مکاتب فکر کی طرف اشارہ کیا اور اپنے منتخب کردہ موقف کو پیش کیا۔

مثالیں تراجم الابواب کی

1. باب العلم قبل القول والعمل

اس عنوان میں امام بخاری نے اس بات پر زور دیا کہ عمل اور قول سے پہلے علم کا حصول ضروری ہے۔ قرآن کی آیت "فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" سے استدلال کیا۔

2. باب لا يسترجل الله الفاسق العالم

اس عنوان میں امام بخاری نے فاسق عالم کے متعلق مسئلہ بیان کیا اور احادیث کے ذریعے وضاحت کی کہ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

3. باب التيمم

اس باب میں تیمم کے جواز اور اس کے مسائل کو بیان کیا اور مختلف احادیث سے استدلال کیا۔

4. باب فضل الصلوٰة في مسجد مكة والمدينة

اس عنوان میں مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز کے فضائل کو احادیث کے ذریعے بیان کیا۔

فقہی نکات اور تراجم الابواب

صحیح بخاری کے تراجم الابواب امام بخاری کے فقہی نکات کو سمجھنے کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ امام بخاری نے فقہی اختلافات اور احادیث کی تطبیق کے لیے اپنے عناوین میں اشارے دیے۔

مثال: باب الوتر واحد اس باب کے تحت امام بخاری نے مسئلہ بیان کیا کہ وتر کی نماز ایک رکعت پر بھی مکمل ہو سکتی ہے۔

تراجم الابواب امام بخاری کی علمی گہرائی، فقہی بصیرت، اور قرآن و سنت کے علوم میں مہارت کا مظہر ہیں۔ ان کے ذریعے احادیث کے موضوعات اور مسائل کو نہایت آسانی اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری کی اصل خوبصورتی انہی تراجم الابواب میں مضمر ہے، جو امام بخاری کی ذہانت اور علم پر گواہ ہیں۔

صحیح مسلم میں تراجم الابواب

صحیح مسلم میں تراجم الابواب (ابواب کے عنوانات) کی ترتیب اور پیشکش کا انداز امام بخاری کی صحیح بخاری سے مختلف ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب میں فقہی یا استنباطی عنوانات کی بجائے زیادہ تر احادیث کو براہ راست موضوعات کے تحت جمع کیا ہے۔ اس لیے صحیح مسلم میں تراجم الابواب کی خصوصیات امام بخاری کے انداز سے جدا ہیں، لیکن اس کی اپنی اہمیت اور خصوصیات ہیں۔

صحیح مسلم میں تراجم الابواب کا انداز

1. مختصر اور غیر تفصیلی عناوین

امام مسلم نے ابواب کے عنوانات کو مختصر رکھا ہے، اور وہ صرف موضوع کی نشاندہی کرتے ہیں۔

امام بخاری کے برعکس، ان عناوین میں فقہی مسائل کا استنباط یا تفصیلی وضاحت شامل نہیں ہوتی۔

2. زیادہ احادیث، کم عناوین

امام مسلم نے ایک باب میں کئی احادیث کو شامل کیا اور اکثر ایک ہی باب میں متعدد موضوعات کا احاطہ کیا۔ تراجم الابواب کی تعداد بخاری کے مقابلے میں کم ہے۔

3. موضوعاتی ترتیب پر زور

امام مسلم نے احادیث کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ جمع کیا، جہاں ایک ہی موضوع سے متعلق تمام احادیث کو یکجا کر دیا۔

اس ترتیب کا مقصد قارئین کو کسی ایک موضوع کے متعلق جامع مواد فراہم کرنا ہے۔

4. ترجمۃ الباب کی عدم موجودگی

امام مسلم نے بعض اوقات ترجمۃ الباب کا ذکر نہیں کیا بلکہ احادیث کو ایک عمومی عنوان کے تحت رکھا۔

صحیح مسلم کی ترتیب کا مقصد

امام مسلم کا بنیادی مقصد احادیث کو سند اور متن کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ جامعیت کے ساتھ جمع کرنا تھا۔

تراجم الابواب کے ذریعے فقہی مسائل پر بحث کرنے کے بجائے، امام مسلم نے احادیث کی صحت اور ترتیب کو ترجیح دی۔

صحیح مسلم اور بخاری کے تراجم الابواب میں فرق ہے

صحیح مسلم کے تراجم الابواب کا انداز سادہ، مختصر، اور موضوعاتی ہے۔ امام مسلم نے احادیث کے انتخاب، ترتیب، اور جامعیت پر زیادہ زور دیا اور عنوانات کو کم اہمیت دی۔ یہ ترتیب طلبہ اور علماء کے لیے ایک موضوع کے تحت تمام احادیث کو سمجھنے اور یکجا مطالعہ کرنے میں آسانی فراہم کرتی ہے۔

جائزہ نمبر(4): من حيث الصحة،من حيث الترتيب اورمن حيث الاستدلال

صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کتب احادیث میں انتہائی معتبر اور اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کا تقابلی جائزہ تین دیگر اہم پہلوؤں سے تفصیل سے پیش کیا جا سکتا ہے:

1. من حيث الصحة(**صحیح ہونے کے اعتبار سے)**

صحیح بخاری

معیارِ صحت

امام بخاری نے احادیث کے انتخاب کے لیے انتہائی سخت معیار مقرر کیے۔

1. راویوں کی عدالت (دیانت داری) اور ضبط (یادداشت اور بیان کی درستگی) لازم تھے۔

2. راویوں کے درمیان ملاقات (سماع) اور معاصرت (ایک دوسرے کے زمانے میں ہونا) کو یقینی بنایا۔

3. ہر حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کرنے سے پہلے کئی بار غور و فکر اور استخارہ کیا۔

معتبر احادیث

صحیح بخاری میں تقریباً 7563 احادیث ہیں (مکررات سمیت)، اور یہ سب صحیح اور مستند ہیں۔ محدثین نے متفقہ طور پر اس کتاب کو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" قرار دیا ہے۔

صحیح مسلم

معیارِ صحت

امام مسلم نے بھی احادیث کی صحت کے لیے سخت معیارات مقرر کیے، لیکن وہ بخاری کے معیار سے تھوڑے نرم تھے۔

1. راویوں کی عدالت اور ضبط کو لازم قرار دیا۔

2. راویوں کے درمیان معاصرت کو اہمیت دی، لیکن سماع کو بخاری کی طرح سختی سے لازم نہیں کیا۔

3. احادیث کے متن اور سند کی تصدیق میں زیادہ توجہ دی۔

معتبر احادیث

صحیح مسلم میں تقریباً 4000 احادیث ہیں (مکررات کے بغیر)۔ محدثین نے اس کتاب کو صحت کے لحاظ سے بخاری کے بعد دوسرے نمبر پر رکھا ہے۔

2. من حيث الاستدلال **(استدلال کے اعتبار سے)**

صحیح بخاری

فقہی ابواب

امام بخاری نے اپنی کتاب کو فقہی مسائل پر استدلال کے لیے ترتیب دیا۔ ہر باب کے عنوان میں فقہی مسئلہ بیان کیا اور متعلقہ احادیث کو اس کے تحت جمع کیا۔

تراجم الابواب

بخاری کے ابواب (باب کے عنوانات) میں مسائل کے استنباط کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہ عنوانات خود امام بخاری کے اجتہاد اور علمِ فقہ کے گہرے ادراک کو ظاہر کرتے ہیں۔

احادیث کا انتخاب

امام بخاری نے ایسی احادیث شامل کیں جو فقہی استدلال میں زیادہ مضبوط اور براہِ راست دلیل فراہم کرتی ہیں۔

مثال: وضو کے باب میں احادیث کو ترتیب دے کر وضو کے مختلف مسائل کو واضح کیا، جیسے پانی کے استعمال، وضو توڑنے والے امور، وغیرہ۔

صحیح مسلم

بنیادی مقصد

امام مسلم کا بنیادی مقصد احادیث کی صحت کو ثابت کرنا اور مختلف طرقِ روایت کو یکجا کرنا تھا، نہ کہ فقہی مسائل پر استدلال پیش کرنا۔

ابواب اور عنوانات

صحیح مسلم میں احادیث کو زیادہ تر موضوعاتی ترتیب سے جمع کیا گیا، لیکن فقہی ابواب کے عنوانات بخاری کی طرح تفصیلی نہیں ہیں۔

احادیث کا انتخاب

مسلم نے ہر حدیث کے مختلف طرق اور الفاظ کو ایک جگہ جمع کر دیا، تاکہ متن کے فہم اور اسناد کی مضبوطی واضح ہو۔

مثال: نماز کے باب میں ایک ہی حدیث کے مختلف الفاظ اور روایات کو ساتھ ذکر کیا تاکہ اصل متن کو زیادہ جامع انداز میں پیش کیا جاسکے۔

3. من حيث الترتيب **(ترتیب کے اعتبار سے)**

صحیح بخاری

موضوعاتی ترتیب

صحیح بخاری میں احادیث کو فقہی اور موضوعاتی اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔

1. کتاب کا آغاز وحی کی ابتدا سے ہوتا ہے اور پھر ایمان، علم، طہارت، نماز، زکوۃ، حج وغیرہ جیسے مسائل پر مبنی ابواب آتے ہیں۔
2. بعض اوقات ایک حدیث کو مختلف مسائل کے لیے مختلف ابواب میں دہرایا گیا۔

اسلوب

ہر حدیث کو اس کے فقہی یا عملی پہلو کے ساتھ پیش کیا گیا، تاکہ اس سے عملی رہنمائی حاصل ہو سکے۔

تکرارِ احادیث

امام بخاری نے بعض احادیث کو مختلف ابواب میں ذکر کیا، لیکن ہر بار اس کے نئے پہلو کو اجاگر کیا۔

صحیح مسلم

منظم ترتیب

صحیح مسلم کی ترتیب زیادہ منظم اور یکساں ہے۔

1. احادیث کو موضوعات کے تحت اس طرح مرتب کیا کہ ایک حدیث اپنے مختلف طرق اور روایات کے ساتھ ایک جگہ موجود ہو۔

2. مسلم نے احادیث کو دہرانے سے گریز کیا اور صرف مختلف اسناد کو ذکر کیا۔

اسلوب

ہر حدیث کو اس کی سند اور مختلف روایات کے ساتھ ایک جامع انداز میں پیش کیا۔

ترتیب کی انفرادیت

صحیح مسلم کی ترتیب زیادہ آسان فہم ہے اور احادیث تلاش کرنا بخاری کی نسبت زیادہ سہولت بخش ہے۔

مجموعی لحاظ سے تقابلی جائزہ پر ایک تحقیقی نظر

1۔انتخابِ احادیث کا معیار

امام بخاری نے احادیث کے انتخاب میں بہت سخت معیار اپنایا۔ وہ روایت کے لیے یہ شرط رکھتے تھے کہ ہر راوی دوسرے راوی سے ملاقات کر چکا ہو اور ان کے درمیان ثبت اور تسلسل ثابت ہو۔ انہوں نے صرف انہی احادیث کو اپنی کتاب میں شامل کیا جو ان کے مطابق تمام معیار پر پورا اترتی تھیں۔

امام مسلم نے سند کے اتصال پر زور دیا لیکن ملاقات کی شرط کو اتنی سختی سے نہیں اپنایا۔ وہ راویوں کے ثقہ ہونے پر زیادہ اعتماد کرتے تھے اور ان کے درمیان امکانِ ملاقات کو کافی سمجھتے تھے۔

2۔ترتیبِ کتاب

امام بخاری نے اپنی کتاب کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا۔ ہر حدیث کو ایک باب کے تحت رکھا اور ابواب کی سرخیوں سے فقہی مسائل اخذ کیے۔ ان کی سرخیاں کبھی کبھی احادیث کے مفہوم کو واضح کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔

امام مسلم نے اپنی کتاب کو زیادہ تر سند اور مضمون کے اعتبار سے مرتب کیا۔ ان کے ابواب کی ترتیب فقہی نہیں بلکہ موضوعاتی ہے، جس میں ہر حدیث کی مختلف اسانید کو ایک جگہ جمع کیا گیا۔

3.سند کی ترتیب

امام بخاری ایک ہی حدیث کو مختلف ابواب میں مختلف اسناد کے ساتھ پیش کرتے ہیں تاکہ مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال سکیں۔ **جب کہ** امام مسلم ایک حدیث کو ایک ہی جگہ پر مختلف اسانید کے ساتھ جمع کرتے ہیں، تاکہ قاری کو سند کا تنوع اور روایت کی مضبوطی ایک جگہ دکھائی دے۔

4. معلق احادیث

امام بخاری نے اپنی کتاب میں بعض معلق احادیث بھی ذکر کی ہیں، یعنی وہ احادیث جن کی سند مکمل نہیں ہے۔ تاہم، یہ صرف استدلال یا وضاحت کے لیے ہیں اور ان کے معیارِ صحت کو متاثر نہیں کرتیں۔ **جب کہ** امام مسلم نے صرف متصل احادیث ذکر کی ہیں اور معلق احادیث کو اپنی کتاب میں شامل نہیں کیا۔

5.جرح وتعدیل میں اختلاف

امام بخاری راویوں کی جرح وتعدیل میں انتہائی سخت معیار اپناتے تھے اور ان کے بارے میں مزید تحقیق کرتے تھے۔ جب کہ امام مسلم نے راویوں کے بارے میں زیادہ تر محدثین کی آراء پر اعتماد کیا اور جرح وتعدیل میں ان پر زیادہ سختی نہیں کی۔

6. فقہی مسائل

امام بخاری نے فقہی مسائل پر زیادہ زور دیا اور اپنی کتاب کے ابواب میں اجتہادی آراء کو بھی شامل کیا۔ **جب کہ** امام مسلم نے فقہی مسائل پر کم توجہ دی اور زیادہ تر احادیث کی صحت پر توجہ مرکوز رکھی۔

7. اختلافی احادیث

امام بخاری نے اختلافی احادیث کو واضح کرنے اور ان کی سند کے مختلف پہلوؤں کو دکھانے کی کوشش کی۔ **جب کہ** امام مسلم نے اختلافی احادیث کو الگ الگ ذکر کرنے کے بجائے ان کی اسانید کو ایک جگہ جمع کر دیا تاکہ قاری کو ان کا فرق معلوم ہو۔

نتیجہ

دونوں ائمہ کے مناہج اپنی جگہ منفرد اور قیمتی ہیں۔ امام بخاری کا انداز زیادہ فقہی اور اجتہادی تھا، جبکہ امام مسلم نے زیادہ تر حدیث کی ترتیب اور سند کی صحت پر توجہ دی۔ دونوں کی کتابیں اسلامی علوم کے لیے مستند اور بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Ibn Abī Ḥātim, Abū Muḥammad ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad. *Kitāb al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*. Beirut: Dār al-Fikr, 2001.
* Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Ismāʿīl ibn Ibrāhīm. *Al-Tārīkh al-Kabīr*. Edited by Muḥammad Azhar. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2001.
* Al-Qasṭalānī, Abū al-ʿAbbās Aḥmad ibn Muḥammad ibn Abī Bakr. *Irshād al-Sārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2004.
* Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī. *Hudā al-Sārī li-Muqaddimat Fatḥ al-Bārī*. Cairo: Al-Risālah al-ʿĀlamiyyah.
* Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī. *Fatḥ al-Bārī*. Cairo: Al-Risālah al-ʿĀlamiyyah.
* Ibn al-Ṣalāḥ, Abū ʿAmr ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān al-Lālishahrazūrī. *ʿUlūm al-Ḥadīth*. Cairo: Maktabah al-Islāmī, 1974.
* Al-Nawawī, Abū Zakariyyā Muḥyī al-Dīn ibn Sharaf. *Al-Minhāj fī Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj*. Cairo: Maktabah al-ʿIlm, 2012.
* Al-Makkī, ʿAbd al-Ḥaqq ibn ʿAbd al-Wāḥid al-Hāshimī. *ʿĀdāt al-Imām al-Bukhārī fī Ṣaḥīḥihi*. Karachi: Dār al-Ishāʿat, 2015.
* Sazkīn, Fawād. *Tārīkh al-Turāth al-ʿArabī*. Riyadh: Maktabah al-ʿIlm, 2001.
* Salīm Allāh Khān. *Kashf al-Bārī fī Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Karachi: Maktabah Farūqiyyah, 2018.